سوال

(932) کیا کراماً کاتبین غیبی اُمور کا علم رکھتے ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کراماً کاتبین قلبی اعمال پر ہی مطلع ہو جاتے ہیں، یا عملی صورت میں ظہور کے بعد؟ (سائل حبیب اللہ) (۱۳ جولائی ۱۹۹۰ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

کتاب وسنت سے یہ بات بداہۃً معلوم ہے کہ دلوں کے بھیدوں سے صرف اللہ عزوجل ہی واقف ہے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔ وہ فرشتہ ہو یا انس وجن وغیرہ۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَسِرّوا قَولَكُم أَوِ اجهَروا بِهِ إِنَّهُ عَليمٌ بِذاتِ الصُّدورِ ﴿١٣﴾ أَلا يَعلَمُ مَن خَلَقَ وَهُوَ اللَّطيفُ الخَبيرُ ﴿١٤﴾... سورة الملك

''اور تم (لوگ) بات پوشیدہ کہو یا ظاہر وہ دل کے بھیدوں تک سے واقف ہے، بھلا جس نے پیدا کیا، وہ بے خبر ہے؟ وہ تو پوشیدہ باتوں کو جاننے والا اور ہر چیز سے آگاہ ہے۔''

اور صورتِ مرقومہ میں فرشتوں کی طرف جس علم کی نسبت کی گئی۔ یہ وہ علم ہے جو تجدد اور استمرار کی شکل میں معرضِ وجود میں آتا ہے۔ آیت کریمہ میں مضارع کے صیغوں کا استعمال بھی اس بات کی واضح دلیل ہے۔ اس لیے کہ صیغہ مضارع میں حال اور مستقبل کا زمانہ پایا جاتا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا:

إِذ يَتَلَقَّى المُتَلَقِّيانِ عَنِ اليَمينِ وَعَنِ الشِّمالِ قَعيدٌ ﴿١٧﴾ ما يَلفِظُ مِن قَولٍ إِلّا لَدَيهِ رَقيبٌ عَتيدٌ ﴿١٨﴾... سورة ق

''جب (وہ کوئی کام کرتا ہے تو) دو لکھنے والے جو دائیں اور بائیں بیٹھے ہیں، لکھ لیتے ہیں کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے۔''

لیکن اس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے:

''صحیح بخاری'' میں حدیث ہے۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے جب میرا بندہ برائی کا ارادہ کرتا ہے حکم ہوتا ہے کہ فرشتو! اسے تحریر میں مت لانا حتیٰ کہ عمل کر گزرے، اگر یہ عمل کر لیتا ہے تو صرف ایک برائی لکھو۔ اور اگر اس نے میری رضا کی خاطر برائی کو ترک کر دیا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو۔ (صحیح البخاری، کتاب التوحید، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلاَمَ اللَّهِ) (الفتح: ١٥)، رقم: ٧٥٠١)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے باطنی قلبی امور پر مطلع ہو جاتے ہیں۔

اس اشکال کا جوا بیوں ہے کہ یہاں فرشتوں کا قلبی امر پر مطلع ہونا اللہ کی طرف سے آگاہی پانے کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ ''ابن ابی الدنیا'' نے ابو عمران الجونی سے بیان کیا ہے کہ بارگاہِ ایزدی سے آواز آتی ہے فلاں کے لیے اتنا اتنا ثواب لکھ دو۔ فرشتہ عرض کرتا ہے۔ اے پروردگار! اس نے تو یہ عمل کیا بھی نہیں۔ اللہ فرماتا ہے، اس نے نیت تو کرلی ہے۔ اور بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ برائی کی بدبو اور نیکی کی خوشبو کی وجہ سے فرشتوں کو معلوم ہو جاتا ہے۔ یا یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ فرشتے میں علم کا ادراک پیدا کردیتا ہے، جس سے اس کو محسوس ہو جاتا ہے۔

بہر صورت وجہ کوئی بھی ہو، یہ بات مسلمہ ہے کہ دلوں کے راز صرف اللہ کے ہاں محفوظ ہیں اور وہی واقف ہے۔ اس کے سوا یہاں تک کسی کی رسائی نہیں۔ اِنَّہُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: فتح الباری، ج: ۱۱، ص: ۳۲۵)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، متفرقات: صفحہ: 640

محدث فتویٰ